1 کیا آجکل خدا نے یہ دنیا اس لئے بنائی کہ انسان باکمال جانوروں کو ختم کر ڈالے ہم
دنیا انسانوں کا لامتناہی ریلا بن کر ایک کونے سے دوسرے کونے تک
پھیل جائے ۔

2- گلی اور سڑکوں پر گاڑیں اور ٹریفک ایسے لگیں گویا جیسے انسان کا ایک طوفان
زمین پر آ گرا ہے ۔

3 - آجکل صحرا ۔ جیسے صحرا نہیں بلکہ انسانوں کا نا ختم ہونے والا طوفان ۔

4- شہروں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہوئے گھنٹوں درکار ہیں ۔

5 - مچھلی اور دوسرے سمندری جانور بامشکل طبعی وجوہات کی بناء پر مرتے ہیں ۔
بلکہ ان کی فنا پذیری ان کے وجود کے مکمل ہونے سے پہلے ہی ہو جاتی ہے
ان کا خاتمہ اس لیے کر دیا جاتا ہے تاکہ یہ انسانوں کی بے درد خوراک
کا حصہ بن سکیں ۔

6- بڑے پیمانے کے جانور جیسے گائے بھیس اور اونٹ ان بچوں کو ان کے
والدین جانوروں کا پیار نہیں ملتا ۔ بلکہ وہ انسانوں کی مرضی کے انحصار اپنی
زندگی اور موت پاتے ہیں ۔

7 - یہ تمام جانور بامشکل متضاد جنس کو چھوتے ہیں ۔ ان کی نسل افزائی مصنوعی
طریقہ کار سے انجام پاتی ہے ۔

8- یہ تمام جانور حقیقتاً ایک مشین کی طرح جی رہے ہیں ۔ ان کا مقصد صرف
انسانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی کو دودھ گوشت ، اون اور چمڑہ مہیا کرنا ہے

9- آجکل جانوروں کی بڑھتی ہوئی زندگی کا دارومدار انسانوں کے رحم و کرم پر ہے ۔
جن کی بڑھتی ہوئی عمر کی بناء پر ان کو ذبح کر دیا جاتا ہے ۔ کیونکہ ان کی
دودھ دینے کی مقدار میں کمی آجاتی ہے ۔

10۔ پرندے جیسے مرغابیاں بطخیں نہ صرف اُن کے رہنے کے لیے جگہ بچی ہے
بلکہ اُن کی زندگی بڑی چھوٹی ہو گئی ہے۔ جیسے ہی وہ اپنے انڈے
دینے کی مقدار میں کمی کرتی ہیں۔ اُن کا جسم انسانی خوراک کا ذریعہ بن
جاتا ہے۔

11۔ سات سمندروں کے کھلے ہوئے پانی میں اب پل مچھلیوں کا بڑے بڑے ڈھیر نظر
نہیں آتے۔ کیونکہ اُن کو مارنے کے لیے انسانوں نے مختلف ہتھیار بنا لیے ہیں۔
تاکہ اُن کا گوشت انسانی ضروریات میں کام آ سکے۔

12۔ خوبصورت سرسبز جنگل اب نظر نہیں آتے۔ جو کبھی رہے تھے۔ اُن کی جگہ
چائے اور کافی کے باغات نے لے لی ہے۔ جو کہ انسانوں کی ضروریات
کو پورا کرتے ہیں۔

13۔ عام کی تمام دنیا کی زمین انسانوں کے لیے ہے۔ جانوروں کو تو اب صرف
بدحال چڑیا گھروں میں جگہ ملتی ہے۔ جس کو انسان اپنی فتح کا نشان
سمجھتا ہے۔

14۔ دریا اب سمندروں میں نہیں گرتے بلکہ اُن کا پانی انسانی ضروریات کو پورا
کرنے کے لیے محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

15۔ روزمرہ کے استعمال کے لیے پانی جو نلکوں اور گھروں میں آتا ہے۔
مختلف سمندروں کے پانی کو صاف کرنے کے بعد ہی انسانی استعمال میں لایا جاتا ہے۔

16۔ آجکل پالیسی بنانے والے آنے والے لوگوں کی آبادی کو مد نظر رکھتے ہوئے پالیسی
بناتے ہیں۔ تاکہ جنگلی جانور جیسے زراف۔ ہاتھی۔ امریکی بھینسا۔ باوجود اس کے
ان جانوروں کا نمبر اس دنیا میں صرف ہزاروں کے حساب سے ہے۔ جب ان جانوروں
کا عدد بڑھ جاتا ہے۔ اُن کی مقدار کے اعتبار سے لوگوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے یا
پھر اُن کی بڑھتی ہوئی مقدار کو مار دیا جاتا ہے۔

17- نیا شادی شدہ جوڑے کو دعا دی جاتی ہے اور ساتھ ساتھ سراہا بھی جاتا ہے ۔
جن کے اپنے بچے ہیں جن کو اُن کے نواسے اور پوتے پیدا ہونے پر دعائیں
اور مبارک باد دی جاتی ہے اور ان کو سراہا بھی جاتا ہے کہ وہ دوسرا اور بھی
اپنا جیسا پیدا کریں ۔ ہمارا دل ان جوڑوں کو مبارک باد دیتا ہے اور شکر گزار
اور خشکی رہی ہے ۔ جو اپنے خاندان کو ایک بچے تک محدود رکھتے ہیں ۔

Translated by Basit Malik